فآنی بدایونی

(1879 — 1941)

فآنی بدایونی کا نام شوکت علی خاں تھا۔ ان کی پیدائش ضلع بدایوں کے قصبہ اسلام نگر میں ہوئی تھی۔ فآنی کی ابتدائی تعلیم مکتب میں ہوئی۔ پھر بریلی سے بی۔ اے اور علی گڑھ سے ایل۔ ایل۔ بی کی ڈگری حاصل کی اور وکالت کرنے لگے۔ لیکن فآنی کو وکالت سے کوئی دلچسپی نہ تھی البتّہ شاعری کا شوق لڑکپن ہی سے تھا اور اسی میں اُن کے خوب جوہر کُھلے۔

فآنی بدایونی کا شمار بیسویں صدی کے نمائندہ غزل گو شاعروں میں ہوتا ہے۔ ان کا کلام درد وغم، حرماں و یاس اور سوز و گداز میں ڈوبا ہوا ہے۔ اسی لیے ان کو 'یاسیت کا امام' کہا جاتا ہے۔ وہ اپنے موضوعات اور خیالات کو فنی پختگی اور فکری گہرائی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ 'باقیاتِ فانی'، 'عرفانیاتِ فانی' اور 'وجدانیاتِ فانی' ان کے شعری مجموعے ہیں۔ فآنی کا انتقال حیدرآباد میں ہوا۔

© NCERT not to be republished

5186CH18

غزل

دنیا میری بلا جانے، مہنگی ہے یا سستی ہے
موت ملے تو مُفت نہ لوں، ہستی کی کیا ہستی ہے

آبادی بھی دیکھی ہے، ویرانے بھی دیکھے ہیں
جو اُجڑے اور پھر نہ بسے، دِل وہ نرالی بستی ہے

جان سی شے بِک جاتی ہے، ایک نظر کے بدلے میں
آگے مرضی گاہک کی، اِن داموں تو سستی ہے

جگ سُونا ہے تیرے بغیر، آنکھوں کا کیا حال ہوا
جب بھی دنیا بستی تھی، اب بھی دنیا بستی ہے

آنسو تھے سو خشک ہوئے جی ہے کہ اُمڈا آتا ہے
دِل پہ گھٹا سی چھائی ہے، کُھلتی ہے نہ برستی ہے

دِل کا اُجڑنا سہل سہی، بسنا سہل نہیں ظالم
بستی بسنا کھیل نہیں، بستے بستے بستی ہے

© NCERT not to be republished

فانؔی جس میں آنسو کیا، دل کے لہو کا کال نہ تھا
ہائے! وہ آنکھ اب پانی کی دو بوندوں کو ترستی ہے

(فانؔی بدایونی)

مشق

• لفظ و معنی

بلا	:	مصیبت، جھنجھٹ
میری بلا جانے	:	میں جاننے نہ جاننے کی جھنجٹ میں کیوں پڑوں (بے پروائی ظاہر کرنے کے لیے کہتے ہیں)
ہستی	:	زندگی، وجود، بساط
جی اُمڈا آنا	:	دل بھر آنا، رونے کو جی چاہنا
کال	:	قحط، کسی چیز کا بالکل نہ ملنا

• سوالات

1۔ غزل کے مطلع میں شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟

2۔ شاعر نے دل کی بستی کو نرالی کیوں کہا ہے؟

3۔ ’ایسی گھٹا جو کھُلتی ہے نہ برستی ہے‘ سے کیا مراد ہے؟

4۔ شاعر نے یہ کیوں کہا ہے کہ ’بستی بسنا کھیل نہیں ہے‘؟

© NCERT not to be republished

زبان وقواعد

- نیچے لکھے ہوئے اشعار کی تشریح کیجیے:

جان سی شے بک جاتی ہے ایک نظر کے بدلے میں
آگے مرضی گاہک کی ان داموں تو سستی ہے

فانیؔ جس میں آنسو کیا دل کے لہو کا کال نہ تھا
ہائے! وہ آنکھ اب پانی کی دو بوندوں کو ترستی ہے

عملی کام

غزل میں شامل متضاد الفاظ کی نشان دہی کیجیے۔

© NCERT not to be republished